ولد لال دین اپنے بیٹے سکندر ذوالقرنین کی شادی اپنی ہمشیرہ کی بیٹی سے کر سکتا ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ **عن عاشته رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحرم المصته ولا المصتان رواه الجماعته الا البخاری** ۔ نیل الاوطار کتاب الرضاع ج ۶ ص ۳۴۴

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ اور دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ یعنی ایک دفعہ اور دو دفعہ دودھ پینا حرمت رضاعت کے لئے کافی نہیں۔

۲۔ **عن ام الفضل ان رجلا سال النبی صلی الله علی وسلم اتحرم المصته فقال لا تحرم الرضعته والرضعتان و المصته والمصتان وفی روایته فقال یانبی الله انی کانت لی امراة فتزوجت علیها اخری فزعمت امراتی الاولی انها ارضعت امراتی الحدثی رضعته او رضعتین فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم لا تحرم الاملاجته ولا الا ملاجتان** رواھما احمد و مسلم نیل الاوطار ج ۶ ص ۳۴۷

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ میری پہلی بیوی کا موقف ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک دفعہ یا دو دفعہ دودھ پلایا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ایک دفعہ اور دو دفعہ دودھ پی لینا حرمت رضاعت کو ثابت نہیں کرتا۔

۳۔ **وعن عائشته رضی الله عنها انها قالت کان فیما نزل من القران عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهن فیم یقرا من القران** رواہ مسلم و ابو داؤد نیل الاوطار ج ۶ ص ۳۴۸ وسبل السلام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے قرآن مجید میں دس رضعات سے حرمت رضاعت ہونے کا حکم نازل ہوا تھا۔ پھر یہ منسوخ ہو کر پانچ رضعات سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کا حکم نازل ہوا۔

امام شوکانی فرماتے ہیں **قد استدل باحادیث الباب من قال انه لا یقتضی التحریم من الرضاع الا خمس رضعات معلومات والی ذالک ذهب ابن مسعود و عبدالله بن الزبیر رضی الله عنه و**

اعلان

جناب پروفیسر قاضی مقبول احمد صاحب کے اہم ترین مقالے کی قسط بعض وجوہات کی بنا پر اس شمارے میں شامل نہیں ہو سکی۔ قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

عطاء و طاؤس نیل الاوطار ج ۶ ص ۳۵۰ ان احادیث صحیحہ سے استدلال لیا ہے ان اہل علم نے جو پانچ دفعہ سے کم دودھ پینے سے حرمت رضاعت کے قائل نہیں۔ حضرت عائشہؓ کے علاوہ حضرت ابن مسعودؓ عبداللہ بن زبیر۔ امام عطاء طاؤس سعید بن جبیر۔ عروہ بن زبیر امام شافعیؒ امام احمدؒ اسحاق بن حزم وغیرھم کا یہی مذہب ہے۔ تاہم جمہور کے نزدیک قلیل و کثیر رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے مگر ان کا استدلال نصوص مطلقہ سے ہے اور حضرت عائشہ وغیرہ یعنی گروہ کا استدلال نصوص مقیدہ خمس رضعات سے ہے اور اصول کا قاعدہ ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرنا ضروری ہے اور مسلمہ قانون ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ اور ابن مسعود وغیرہ اور امام شافعی کا مسلک راجح ہے شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کا بھی یہی فتویٰ ہے اور یہی صحیح مذہب ہے۔ **فیصلہ :** صورت مسئولہ میں محمد یونس اپنے بیٹے سکندر کی شادی اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے بلاشبہ کر سکتا ہے۔ **ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

نعیم کا دیانی

نیز یہ کہ ....

"مسیح کا رجحان زیادہ تر طوائفوں کی طرف رہتا تھا کیونکہ اس کی نانیاں بھی طوائفوں کے خاندان سے تھیں۔" (معاذ اللہ من ذلک)۔ (انجام آتھم۔ ص ۷)

ستم کی بات تو یہ ہے کہ اس جیسا دشنام طراز' زبان دراز اور منہ پھٹ دجال' اپنی ان خباثتوں کے باوجود نبوت کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور اس پر مستزاد یہ یہ بات بھی لکھتا ہے کہ.....

"لعن و طعن اور طعن و تشنیع اچھے اعمال نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کوئی مومن لعان ہو سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام۔ ص ۶۶)

اس کا بیٹا لکھتا ہے کہ .....

"جب کوئی شخص شکست خوردہ ہو جائے اور اپنے دعوے کو دلیل سے ثابت نہ کر سکے تو وہ گالیوں پر اتر آتا ہے۔ اس کی کثرت دشنام اسکی شکست کو مزید مستحکم کرتی جاتی ہے۔" (انوار خلافت۔ ص ۱۵)

اس کی "شیرینی گفتار" کا دائرہ اتنا وسیع اور عام ہو گیا تھا کہ بالاخر اسے عدالت میں طلب کر لیا گیا تھا۔ جہاں دو ججوں نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ وہ آئندہ ایسی لغویات کا مرتکب نہیں ہو گا۔ اس بات کا اعتراف یہ خود کرتا ہے کہ ...

"ہم نے ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے۔" (دیباچہ کتاب البریہ۔ ص ۱۳)

ہم نے الحمدللہ کافی حد تک اس شخص کے اخلاق کو اسی کی تحریرات کے آئینے میں واضح کر دیا ہے تاکہ اس "مرد شریف" کی ... "خوش اخلاقی" کا اندازہ ہو سکے۔